ڈاکٹر صاحب نے حضرت شاہ صاحب سے اپنے علمی استفادہ کا برملا اعتراف کیا ہے اُدھر حضرت استاذ رحمۃ اللہ علیہ ڈاکٹر صاحب کی علمیت لیاقت، اسلام پرستی و نفس شناسی کی قدر کرتے تھے اور دونوں میں مراسلت کا سلسلہ جاری تھا۔ دیوبند سے حضرت شاہ صاحب کی علیحدگی کے بعد ڈاکٹر صاحب کی دلی خواہش تھی کہ کسی طرح حضرت مرحوم لاہور میں مستقل قیام کرنا منظور فرمالیں لیکن چند در چند موانع کے باعث ایسا نہ ہوسکا

حضرت شاہ صاحب سے اس خاص تعلق کے علاوہ ندوۃ المصنفین جن اغراض و مقاصد کے ماتحت قائم ہوا ہے ڈاکٹر اقبال مرحوم کو ان سے خاص دلچسپی تھی اور اپنی گفتگو میں ان کی اہمیت کو بڑے زور سے بیان کرتے تھے، علی الخصوص فقہ کی جدید ترتیب و تدوین کا مسئلہ اُنکی نظر میں بڑی اہمیت رکھتا تھا اور حضرت شاہ صاحب سے بھی بارہا اس کا تذکرہ کر چکے تھے اس بناپر ندوۃ المصنفین کے ابتدا قیام سے ہی ہمارا ارادہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو اپنے ادارہ کے بورڈ آف ٹرسٹیز میں شامل کریں اور ہمیں قوی توقع تھی کہ آں مرحوم ہماری اس خواہش کو مسترد نہ کرتے۔

صد حیف کہ ابھی ہم ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے لاہور کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ اچانک ان کی وفات کی اطلاع آگئی اور ہمارا یہ منصوبہ دل کا دل ہی میں رہ گیا

وما کان قیس ھلکہ ھلک واحد ولکنہ بنیان قوم تھدما

حق تعالےٰ انہیں غریق رحمت کرے اور اپنی بیش از بیش نعمتوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین

حضرت مولانا سید سراج احمد رشیدی مرحوم

اس سلسلہ میں ہم کو اپنے استاذ حضرت مولانا سید سراج احمد رشیدی کا بھی ماتم کرنا ہے۔ حضرت مولانا دیوبند کے قدیم اساتذہ میں سے تھے۔ القاسم کے دور اول میں اس کی ادارت کے فرائض آپ سے متعلق تھے صاحب علم و فضل ہونے کے ساتھ صاحب باطن تھے حضرت مولانا گنگوہی سے نسبت حاصل تھی بیحد ذاکر شاغل، وضع کے پابند، اخلاق و مروت کا مجسمہ، بزرگانہ خصائل و شمائل کے پیکر، طلبہ کے مونس و غمخوار